حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ

مدح صحابہ رضی اللہ عنہم کی شرعی حیثیت

حضور خاتم النبیین سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوستوں اور آپ کے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعریفیں قرآن مجید میں متعدد مقامات پر بہت سی آیتوں میں ذکر کی گئی ہیں۔ حتیٰ کہ بعض جگہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان کی پیدائش سے پہلی کتابوں میں (تورات وانجیل میں) ان کی ثناء اور صفت ذکر کی گئی تھی۔

سورۃ الحشر میں مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم اجمعین کے بعض خصائلِ حمیدہ پر روشنی ڈالنے کے بعد ان لوگوں کا ذکر فرمایا گیا ہے کہ جو ان کے بعد آئے گا یا آئیں گے (تابعین اور ان کے بعد والے لوگ) ان کی توصیف اور تعریف میں ان کا یہ قول بھی ذکر فرمایا گیا ہے کہ وہ کہتے ہیں:

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار ہماری اور ہمارے ان بھائیوں کی جو کہ ہم سے پہلے ایمان لائے تھے مہاجرین اور انصار (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) ان کی مغفرت فرما اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے متعلق کسی قسم کا کوئی کینہ نہ کر، اے پروردگار تو بہت محبت اور مہربانی کرنے والا ہے۔ (الحشر)

ظاہر ہے کہ جب یہ قولی صفت بطور ثناء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد قیامت تک کے آنے والوں کے لیے ذکر کی گئی ہے اور اس انداز سے کہ اس سے نہ صرف اس قسم کی پسندیدگی ہی معلوم ہوتی ہے بلکہ اس کا حکم بھی مکانی، زمانی، انفرادی اور اجتماعی قیود وغیرہ سے بالاتر ہو کر ٹپکتا ہے تو بعد کے آنے والے مسلمانوں پر اس قول کا کہنا پبلک مقامات، عام مناسب مقامات پر بھی شرعاً مطلوب ہوگا۔

احادیثِ صحیحہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ثناء وصفت، ان سے محبت رکھنے کی تاکید، ان کی شان میں گستاخی کی مذمت، ان کی تابعداری کرنے کا حکم، ان کا ذکر بالخیر کرنے کا ارشاد وغیرہ نہایت کثرت سے مذکور ہے۔

اسی بناء پر مسلمانوں کے اجتماعاتِ عامہ، عیدین، حج، جمعہ وغیرہ میں لیکچر دیتے ہوئے، خطبہ پڑھتے ہوئے صحابہ کرام خصوصاً خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی ثناء وصفت کرنی نہ صرف مستحب قرار دی گئی (دیکھو درِّ مختار، شامی، عالمگیری وغیرہ) بلکہ حسب تصریح امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز (مکتوبات امام ربانی ج:۲،ص:۱۵) اس کو شعارِ اہل سنت والجماعت بھی قرار دیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا ذکر اگرچہ خطبہ کے شرائط میں سے نہیں ہے لیکن اہلِ سنت کے شعار میں سے ہے، کوئی اپنے ارادے اور سرکشی سے اس کو نہیں چھوڑتا مگر وہ شخص جس کا دل بیمار ہو اور اس کا باطن خبیث ہو اور اگر فرض کریں کہ تعصب اور عناد سے ترک نہ کیا ہو تو وعید: ''مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْلٍ فَهُوَ مِنْهُمْ'' (جس نے کسی قوم کی شباہت اختیار کی

وہ ان میں سے ہے) کا کیا جواب کہا جائے گا؟ اس قسم کا بدبودار پھول ابتدائے اسلام سے اس وقت تک ہندوستان میں کھلنا معلوم نہیں ہوتا لیکن نزدیک ہے کہ اس معاملہ سے تمام شہر مہتم ہوجائے بلکہ ڈر ہے کہ ہندوستان سے یہ امر اٹھ جائے اس قسم کے واقعات سے تغافل برتنا مبتدعین کو دلیر بنانا اور رخنہ دین میں پیدا کرنا ہے''۔

اور چونکہ شعار کا اظہار اور اعلان ہر زمانے اور ہر جگہ میں ضروری ہے بنابریں اس کا اعلان ہر جگہ ضروری ہوگا۔

منہاج السنۃ میں ہے:

''**ان المسلمین والکفار اذا کان لھو لاء شعار وجب اظھار شعار الاسلام فی کل زمان وفی کل مکان**'' مسلمانوں اور کافروں کے جبکہ علیحدہ علیحدہ شعار ہوں تو مسلمانوں کے شعار کا ہر زمانہ اور ہر مکان میں ظاہر کرنا واجب ہے۔

علاوہ ازیں جس جگہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نہ صرف بدظنی پھیلائی جاتی ہو غلط اور جھوٹے اہانت آمیز واقعات منسوب کیے جاتے ہوں اور عوام کا سننا اور شریک ہونا ممکن اور غلطی میں پڑنا ہو تو ان کی اصلاح اور تحفظ عقائد کے لیے ایسی مجالس کا منعقدہ کرنا جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صحیح واقعات ذکر کیے جاتے ہوں اور ان کی ثناء وصفت کی جاتی ہو واجب ہے۔

بالخصوص جبکہ دوسری قومیں اور حکومت غیر مسلمہ اس کو جرم قرار دینے لگے اس وقت اس کا وجوب اور بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

دنیا کا مسلّمہ اصول یہ ہے کہ ہر قوم اپنے مقتدایان دین اور اکابر ملت کے کارناموں، ان کی تعلیمات اور ان کے واقعاتِ زندگی سے متاثر ہوتی ہے، مسلمانوں کے لیے حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بالخصوص حضرات خلفائے راشدین کے کارنامے، ان کی تعلیمات، ان کے حالات زندگی سرچشمہ ہدایات ہیں اور نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ تمام انسانی دنیا کے لیے ان کے کارناموں کی کھلی ہوئی صاف اور ستھری روشنی موجود ہے۔

نہایت ضروری ہے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ صحابہ کے کارناموں اور اخلاق واعمال سے واقف ہو اور چونکہ مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ دنیا میں اسلام کی اشاعت کریں اس لیے ان پر اور بھی لازم ہے کہ ساری نوعِ انسانی کو ان باتوں سے واقف کریں اور ہر بستی میں عام جلسوں اور جلوسوں وغیرہ سے مسلمانوں اور غیر مسلموں کو بتائیں کہ ان بزرگوں نے دنیا میں کیا کارنامے بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم وتربیت سے کس طرح متاثر ہوئے اور اہلِ عالم کو مذہب، اخلاق، تمدن، معاشرت، اقتصادیات، سیاسیات وغیرہ تمام شعبہ ہائے زندگی وآخرت کے کیسے کیسے عمدہ اور مفید اسباق سکھائے۔

☆......☆......☆